سید عطاء المحسن بخاری

مرزائیت کا ماضی و حال

اسلام ہی مکمل دین ہے اور یہی دینِ حق ہے اور نبوتِ محمدیہ نعمتِ تامّہ و کاملہ ہے اور یہی روحِ عصر ہے ۔ یہ بات تمام شکوک و شبہات سے مبرّا و منزّہ ہے اس میں شک و شبہ پیدا کرنے والا اپنی نسبتِ اسلام پر خطِ تنسیخ کھینچتا ہے اور اپنے لئے محبت و رواداری کے تمام دروازے بند کرتا ہے ۔

تاریخ اس حقیقت کو اپنی آغوش میں چھپائے ہوئے ہے کہ مختلف ادوار میں انسانوں نے اپنی سفلی عقل کی بنیاد پر حیوانی تقاضوں کی تکمیل کے لئے اس دینِ حق کی رداءِ ابیض پر اعتراضات کے نجس اور سیاہ چھینٹے ڈالنے کی بار بار سعیٔ ناتمام کی ہے اور ہر موقعہ پر اتباعِ رسول کے ابدی نشہ میں سرشار و سرمست داناؤں خرد مندوں اور بصیرتِ بالغہ کے پیکروں نے تشکیک و ارتیاب کے مارے لوگوں کو منہ توڑ جواب دیا اور بہتوں کو ظلمتوں کے بھنور سے نکال کر نور کے جادۂ مستقیم کا راہی بنا دیا اور بہت کم ایسے سیاہ باطن تھے جو اپنے گناہوں کے کالے دریا کی طغیانیوں میں گھر کر رہ گئے اور ہزار اعانت کے باوصف جرائم کے تیندوے کی گرفت سے نہ نکل سکے ۔ ایسے ہی سیہ روزوں نے اہلِ اسلام اور ان کی نورانی کاوشوں کو تعصب ، جبر ، ظلم ، جور اور کم سے کم نامناسب رویہ کا نام دیا اور گوئبلز کی سفلی غلامی میں پروپیگنڈہ کے منفی سہارے سے رہروانِ جادۂ حق کو بدنام کرنے کی مکروہ ریت ڈالی ہمارے عہدِ زبوں میں اہرمن کا یہ اوچھا ہتھکنڈا پہلے تو فرنگی سامراج نے اُن اہلِ حق کے خلاف بھرپور استعمال کیا جنہوں نے اس بدیسی کافر کے خلاف جہاد کیا اور اس کے خبیث اقتدار کی طویل رات کو صبحِ آزادی کی روپہلی کرنوں کو طلوع کر کے ختم کیا ۔ فرنگی سامراج نے اپنے بدیسی اور دیسی ایجنٹوں کے ذریعہ اہلِ حق پر الزام و دشنام کا یہ سلسلہ اتنا وسیع کیا کہ ہندوستان میں امتِ مسلمہ مستقل طور پر دو حلقوں میں تقسیم ہو گئی ۔

انگریز کے دوست

انگریز کے دشمن

فرنگی نے اپنے دوستوں کو خوب نوازا جاگیریں، عہدے، مناصب، خطاب و القاب اور سماجی و سیاسی تحفظات فراہم کئے اور ان کی ہر مشکل اور بڑے آڑے وقت میں یوں مدد کی جیسے وہ ملکۂ وکٹوریہ کے گماشتوں کی مدد کرتے تھے۔ ایک طرف محبتوں، نوازشوں اور عنایتوں کا یہ عالم تھا تو دوسری طرف حق والوں کے خلاف تمام استبدادی حربے استعمال کئے گئے مار کٹائی، لوہے کی گرم سلاخوں سے داغنا، راتوں کو جبراً جگانا، کمرے میں پیشاب چھڑک کے اس پر ننگے بدن سلانا، گوگے توبرے باندھنا، بھوکا رکھنا، بھوکے کو مارنا پھر پیٹ بھر کے کھانا کھلانا مہربانی کا برتاؤ کرنا اور پھر رات رات بھر جگانا نیند آنے پر کوڑے برسانا پیٹ میں ٹھڈے مارنا، نماز کے اوقات میں وضو کے لئے پیشاب والی نالی سے وضو کے لئے مجبور کرنا، سؤر کی چربی والا کھانا کھانے کے لئے مجبور کرنا نہ کھانے پر مارنا ڈاڑھی نوچنا منہ پر تھوکنا جسم کے نازک حصوں کو زخمی کر کے ان پر مرچیں چھڑکنا، ان کے رونے چیخنے پر قہقہے لگانا اور شراب پینا ان کی عزت و ناموس کو لوٹنا مجاہدین کے سامنے ان کی گھر والیوں کو برہنہ کرنا، معصوم بچوں کو قتل کرنا، ہفتوں مارنا اذیتیں دینا، لوہے کی سلاخوں کے تنگ صندوقوں میں تین تین ماہ بند رکھنا سخت سردی میں برہنہ رکھنا، جائیدادوں کی ضبطی قرقی بھرے بازار میں ڈاڑھیوں سے پکڑ کر مارنا گھسیٹنا، گھوڑوں سے باندھ کر گھوڑوں کو بھگانا اور ان کی موت کا تماشا کرنا توپ کے سامنے ایک لائن میں کھڑے کر کے سینکڑوں مجاہدین کو توپ دم کرنا، شہر میں درختوں پر پھانسی دینا اور مہینوں شہداء کی لاشوں کو لٹکائے رکھنا۔

جہادِ اسلام میں شریک ہونے کے جرم پر یہ تعزیریں تھیں اور یہ ان لوگوں کا "کردار" ہے جو اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ سزائیں کہتے تھے۔ مسلمانوں کو غیر مہذب اور اپنے آپ کو مہذب قوم کہتے تھے۔ یہ تھی وہ تہذیب فرنگ جس کا ناقوس بجانے میں نام نہاد مسلمان فرنگی سے بھی سبقت لے گئے اور اہلِ حق کو ہمیشہ غیر مہذب ہونے کا طعنہ دیا۔

ہندوستان میں فرنگی جس طرح دبے پاؤں داخل ہوا وہ مکاری و چالبازی کی منفرد مثال ہے۔ ۱۶۰۱ء، ۱۶۰۸ء اور ۱۶۱۵ء میں بڑی آہستگی سے تجارت کے بہروپ میں در آنے والا فرنگی ۱۹۴۷ء تک مسلمانوں کے

جسدِ ملّی اور جسدِ وطنی کو یوں لوٹتا رہا جیسے ہفتوں کے بھوکے درندے ہرن کے معصوم بچے پر جھپٹے چیرتے پھاڑتے اور بھنبھوڑتے ہیں۔

ماڈرن سولائزیشن کے ان بھیڑیوں نے جو وحشیانہ سلوک دینِ حق اور اہلِ حق سے کیا اس کے باوجود ہندوستانی اقتدار پرستوں نے اس سولائزیشن کو نہ صرف قبول کیا بلکہ فرنگی کو اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان ہونے کے لئے ٹول کا کام دیا۔ فرنگی کے انہی دوستوں اور ٹوڈیوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان بھی ایک منفرد و محبوب خاندان تھا اس خاندان نے انگریز حکمرانوں کا استقبال، امداد و تعاون کس قدر کیا۔ کیا کیا خدمت کی، کس کس ڈھب سے کی اس سلسلہ میں غلام احمد قادیانی کی تحریریں، اعترافِ خدمتِ فرنگ کا تمغۂ خدمتِ فرنگ اپنے سینۂ کینہ پر لٹکاتے حاضرِ خدمت ہیں۔ غلام احمد اور اس کے خاندان کے اعترافات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکارِ انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ "مفسدہ" ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جنگ جو جوان بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کی مدد دی تھی"۔ ؎۱

۲۔ "سب سے پہلے میں اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے چنانچہ صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب کی چٹھی نمبری ۵۷۶ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۸ء میں یہ مفصل بیان ہے کہ میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ رئیسِ قادیان کیسے سرکارِ انگریزی کے سچے وفادار اور نیک نام رئیس تھے اور کس طرح ان سے ۱۸۵۷ء میں اضافت اور خیر خواہی اور مدد دہی سرکار

؎۱ تحفہ قیصریہ ص۱۶ مصنفہ غلام احمد قادیانی

دولت مدار انگلشیہ ظہور میں آئی اور کس طرح ہمیشہ وہ ہوا خواہِ سرکار رہے۔ گورنمنٹ عالیہ اس چٹھی کو اپنے دفتر سے نکال کر ملاحظہ کر سکتی ہے۔"

اور رابرٹ کسٹ صاحب کمشنر لاہور نے بھی اپنے مراسلہ میں جو میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ کے نام ہے چٹھی مذکورہ بالا کا حوالہ دیا ہے۔" [1]

۳۔ "یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے لہذا ہمارا حق ہے کہ خدماتِ گزشتہ کے لحاظ سے سرکارِ دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں۔" [2]

۴۔ چوتھا حوالہ دیکھیئے اور خدمتِ فرنگ کا سیاہ سورج طلوع ہوتا بھی دیکھیئے کہ غلام احمد نے اس موضوع پر کتنی سچی بات کہی ہے۔

"میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہِ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اوّل درجہ پر بنا دیا ہے اوّل والد مرحوم کے اثر نے دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔ اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیرِ سایہ ہر طرح سے خوش ہوں۔" [3]

---

[1] مجموعۂ اشتہارات حصہ سوم ص ۲۴۹ جمع کردہ محمد صادق مطبوعہ ۱۹۱۳ء بدر ایجنسی قادیان۔ [2] مجموعۂ اشتہارات جمع کردہ محمد صادق ص ۲۶۲ حصہ سوم اشتہار ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مرزا غلام احمد قادیانی خط بنام بحضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہٗ
[3] ، ضمیمہ تریاق القلوب ص ۳ ، ص ۳۱ مطبوعہ ۱۹۲۸ء ایڈیشن ۲